منظومات

© NCERT
not to be republished

نظم

نظم کے معنی 'انتظام، ترتیب یا آرائش' کے ہیں۔ نظم شاعری کی ایسی صنف ہے جس میں کسی خیال کو تسلسل کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

نظم کے لیے نہ تو ہیئت کی کوئی قید ہے اور نہ موضوعات کی۔ غزل اور مثنوی کی ہیئت میں بھی نظمیں کہی گئی ہیں۔
ہیئت کے اعتبار سے نظم کی چار قسمیں ہیں:

1۔ پابند نظم

ایسی نظم جس میں بحر کے استعمال اور قافیوں کی ترتیب میں مقررہ اصولوں کی پابندی کی گئی ہو، پابند نظم کہلاتی ہے۔

2۔ نظم معرّا

ایسی نظم جس کے تمام مصرعے برابر ہوں مگر ان میں قافیے کی پابندی نہ ہو، نظمِ معرّا کہلاتی ہے۔

3۔ آزاد نظم

ایسی نظم جس میں نہ تو قافیے کی پابندی کی جاتی ہے، نہ مصرعے برابر ہوتے ہیں تاہم بحر کی پابندی کی جاتی ہے۔

4۔ نثری نظم

نثری نظم چھوٹی بڑی نثری سطروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس میں نہ تو ردیف اور قافیے کی پابندی ہوتی ہے اور نہ ہی وزن کی۔ نثری نظم کا رواج دُنیا کی تمام زبانوں میں عام ہے۔ اردو میں بھی اسے مقبولیت حاصل ہو چکی ہے۔ یوں پرانی وضع کے بہت سے لوگ اسے شاعری کی صنف کے طور پر اب بھی تسلیم نہیں کرتے۔

© NCERT not to be republished

نظیرؔ اکبرآبادی

(1740–1830)

نظیرؔ کا پورا نام ولی محمد تھا۔ وہ دہلی میں پیدا ہوئے۔ بارہ برس کی عمر میں اکبرآباد (آگرہ) چلے گئے اور اکبرآباد کو اپنا وطن بنا لیا۔ وہ گھر گھر جا کر بچّوں کو پڑھاتے تھے۔ انھوں نے بہت سادگی اور قلندری کے ساتھ زندگی بسر کی۔

نظیرؔ اکبرآبادی سے اردو میں عوامی شاعری کا آغاز ہوتا ہے۔ وہ ایک فطری شاعر تھے۔ انھوں نے عوام کی زندگی کے سکھ دکھ کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا اور انھی کی زبان کا استعمال کیا۔

ہندوستانی موسم، میلے، تہواروں اور انسانی زندگی کے اہم پہلوؤں اور معاملات پر لکھی ہوئی ان کی نظموں کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ نظیرؔ کے پاس الفاظ کا بہت بڑا ذخیرہ تھا۔ اس لیے وہ موقع اور موضوعات کی مناسبت سے مناسب الفاظ استعمال کر کے کلام میں بلا کی تاثیر پیدا کر دیتے ہیں۔ نظیرؔ کی شاعری میں موضوعات کی کثرت بھی نمایاں ہے۔

رواداری اور انسان دوستی کے ساتھ ساتھ نظیرؔ کا صلح کل کا رویہ بھی انھیں سماج کے ہر طبقے اور گروہ کا شاعر بناتا ہے، وہ پیچیدہ موضوعات پر بھی سیدھی سادی زبان میں شعر کہنے کا ملکہ رکھتے تھے۔

© NCERT not to be republished

5188CH14

روٹیاں

جس جا پہ ہانڈی چولھا توا اور تنور ہے　　　خالق کی قدرتوں کا اُسی جا ظہور ہے
چولھے کے آگے آگ جو جلتی حضور ہے　　　جتنے ہیں نور اُن میں یہی خاص نور ہے
اس نور کے سبب نظر آتی ہیں روٹیاں

روٹی جب آئی پیٹ میں، سو قند گھُل گئے　　　گل زار پھُولے آنکھوں میں اور عیش تُل گئے
دو تر نوالے پیٹ میں جب آ کے ڈھل گئے　　　چودہ طبق کے جتنے تھے سب بھید کھُل گئے
یہ کشف یہ کمال دکھاتی ہیں روٹیاں

روٹی نہ پیٹ میں ہو تو پھر کچھ جتن نہ ہو　　　میلے کی سَیر، خواہشِ باغ و چمن نہ ہو
بھوکے غریب دل کی خدا سے لگن نہ ہو　　　سچ ہے کہا کسی نے کہ بھوکے بھجن نہ ہو
اللہ کی بھی یاد دلاتی ہیں روٹیاں

© NCERT not to be republished

پوچھا کسی نے یہ کسی کاملِ فقیر سے یہ مہر و ماہ حق نے بنائے ہیں کا ہے کے
وہ سن کے بولا بابا خدا تجھ کو خیر دے ہم تو نہ چاند سمجھیں نہ سورج ہیں جانتے
بابا ہمیں تو یہ نظر آتی ہیں روٹیاں

(نظیر اکبر آبادی)

مشق

سوالات

1۔ شاعر نے روٹیوں کو خاص نور کیوں کہا ہے؟
2۔ شاعر نے روٹیوں کا کیا کشف وکمال بیان کیا ہے؟
3۔ شاعر کے نزدیک روٹیاں کس طرح اللہ کی یاد دلاتی ہیں؟
4۔ فقیر کو چاند اور سورج میں ''روٹیاں'' کیوں نظر آتی ہیں؟

© NCERT not to be republished